# مزارات پر جانا کیسا؟ کیا مزارات پر جانے سے کوئی فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: FSD-8643 تاریخ: 26-11-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلے کے بارے میں کہ اولیائے کرام کے مزارات پر جانا کیسا ہے، نیز وہاں جانے سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مزارتِ اولیاء منبعِ انوار ومظہرِ تجلیات ہوتے ہیں۔ وہاں خدا کی خاص رحمتیں اُترتی ہیں، حاضری دینے والے اہلِ ذوق دل کی راحت اور روح کا چین محسوس کرتے ہیں۔ اُن کی بارگاہوں میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دستِ دعا دراز کرنے سے بے شمار دینی و دنیوی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ائمہ دین اور اسلاف، نیک بندوں کے مزارات پر حاضریاں دیتے اور دین و دنیا کے اُمور میں خیر وصلاح پاتے تھے، لہٰذا ہر خلافِ شرع طریقے سے بچتے ہوئے باادب انداز میں بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضری دینا، وہاں بیٹھ کر ذکر کرنا، درود پڑھنا، تلاوتِ قرآن کرنا، خدا کو یاد کرنا، اپنی آخرت کی فکر کرنا اور بزرگانِ دین کے توسُّل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرنا، یقیناً نورِ قلبی کو جِلا بخشنے والا، روحانیت بڑھانے والا، عرفانِ الٰہی میں ترقی دینے والا اور قلبی وباطنی تزکیہ کرنے والا عملِ مستحسن ہے۔

مدینہ منورہ میں نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عادتِ مبارکہ رہی کہ آپ ہر سال شہدائے اُحد کی قبورِ مبارکہ پر تشریف لے جاتے تھے، چنانچہ "المصنف لعبد الرزاق" میں ہے: "کان النبي

صلی اللہ علیه وسلم يأتي قبور الشهداء عند رأس الحول، فيقول:" السلام عليكم بما صبرتم، فنعم عقبى الدار"، قال: وكان أبو بكر، وعمر، وعثمان، يفعلون ذلك"ترجمہ: نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سال کے شروع میں شہدائے اُحد کے مزارات پر تشریف لے جایا کرتے تھے اور فرماتے:" السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار "راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر، عمر، عثمان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی بھی عادتِ مبارکہ یہی تھی اور وہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

**(المصنف لعبد الرزاق، جلد04، صفحہ289، مطبوعہ دار التاصیل)**

اِسی کتاب میں متصلاً دوسری روایت ہے:"أن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت تأتي قبر حمزة، وكانت قد وضعت عليه علما تعرفه"ترجمہ: حضرت سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا اکثر سید الشہداء حضرت حمزہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کی قبر پر تشریف لایا کرتی اور آپ نے تو اُن کی قبر پر ایک علامت بھی لگا رکھی تھی، تاکہ جب آپ تشریف لائیں تو قبر کی پہچان رہے۔

**(المصنف لعبد الرزاق، جلد04، صفحہ289، مطبوعہ دار التاصیل)**

دوسری روایت میں خود ترغیب دیتے ہوئے نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مطلقاً ارشاد فرمایا: كنت نهيتكم عن زيارة القبور، فزوروها؛ فإنها تزهد في الدنيا، وتذكر الآخرة" ترجمہ: میں پہلے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے اور وہاں جانے سے منع کرتا تھا، لیکن اب تم زیارتِ قبور کے لیے جایا کرو، کیونکہ یہ حاضریِ قبور دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد پیدا کرتی ہے۔

**(سنن ابن ماجہ، جلد01، صفحہ501، مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیہ)**

بزرگانِ دین کے مزارات پر جاکر ایصالِ ثواب کرنا اور ان کے وسیلے سے دعائیں مانگنا اسلاف کا طریقہ رہا ہے اور وہ اِس حاضری سے اپنی دینی و دنیوی حاجات کے جلد بَر آنے کی اُمید رکھتے تھے، چنانچہ شیخ الاسلام علامہ احمد بن محمد ہَیْتَمی مکی شافعی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال:974ھ/1567ء) لکھتے ہیں:"لم يزل العلماء و ذوو الحاجات يزورون قبره و يتوسلون عنده فى قضاء حوائجهم ويرون نجح ذالک منهم الامام الشافعى رحمه الله لما كان ببغداد فانه جاء عنه انه قال انى لا تبرک

بابی حنیفة واجی الی قبرہ فاذا عرضت لی حاجة صلیت رکعتین و جئت الی قبرہ و سالت اللہ عندہ فتقضی سریعا" ترجمہ: ہمیشہ سے علماء اور حاجت مند لوگ امام اعظم رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کے مزار کی زیارت کرتے اور اپنی حاجتیں پوراکرنے کے لیے آپ کا وسیلہ پیش کرتے رہے ہیں اور اسے اپنے لیے باعث شرف سمجھتے ہیں، انہی علما میں سے امام شافعی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ بھی ہیں، جن کے متعلق یہ بات مروی ہے کہ آپ رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: جب میں بغداد میں قیام پذیر تھا، تو امامِ اعظم رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ سے برکات کا حصول کرتا تھا۔ جب مجھے کوئی حاجت وضرورت درپیش ہوتی، تو میں امام اعظم رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کے مزار پر آتا اور دو رکعتیں پڑھتا، پھر ان کی قبر مبارک پر حاضری دیتا اور وہاں اللہ پاک سے دعا کرتا، تو فوراً میری حاجت پوری ہو جاتی۔

**(الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفة النعمان، صفحہ94، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

اِس عبارت سے معلوم ہوا کہ مزارات کی حاضری اور حصولِ برکات کا نظریہ کوئی جدید نہیں، بلکہ 150 ہجری (قرونِ اُولیٰ مبارکہ) میں پیدا ہونے والے جلیل القدر، مرجعِ خلائق حضرت امام شافعی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کا عمل مبارک بھی یہی تھا۔

علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (وِصال: 1252ھ/1836ء) نے اِس موضوع پر تفصیلی کلام کرتے ہوئے لکھا: "هل تندب الرحلة لها كما اعتيد من الرحلة إلى زيارة خليل الرحمن وأهله وأولاده، وزيارة السيد البدوي وغيره من الأكابر الكرام؟ لم أر من صرح به من أئمتنا، ومنع منه بعض أئمة الشافعية إلا لزيارته صلى الله عليه وسلم قياسا على منع الرحلة لغير المساجد الثلاثة. ورده الغزالي بوضوح الفرق، ۔۔۔وأما الأولياء فإنهم متفاوتون في القرب من الله تعالى، ونفع الزائرين بحسب معارفهم وأسرارهم. قال ابن حجر في فتاويه: ولا تترك لما يحصل عندها من منكرات ومفاسد كاختلاط الرجال بالنساء وغير ذلك لأن القربات لا تترك لمثل ذلك، بل على الإنسان فعلها وإنكار البدع، بل وإزالتها إن أمكن" ترجمہ: کیا زیارتِ قبور کے لیے سفر مستحب ہے، جیسا کہ خلیل الرحمن، اُن کے اہل وعیال، سید

بدوی اور دیگر اکابر اولیائے کرام رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْھِم کے مزارات پر حاضری کارواج ہے؟میں نے اپنے ائمہ میں سے کسی کی تصریح نہیں دیکھی، البتہ بعض شافعی ائمہ نے زیارتِ درِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے علاوہ دیگر قبور پر حاضری سے منع کیاہے اوراِس کی بنیاد مساجدِ ثلاثہ کے علاوہ دیگر مساجد کی طرف سفر سے ممانعت والی روایت کو بنایا ہے، لیکن امام غزالی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے دونوں کے درمیان واضح فرق بیان کرتے ہوئے شوافع کی اِس دلیل کا رد کیا ہے۔ بہر حال اولیائے کرام قربِ خداوندی کے مختلف درجات پر فائز ہوتے ہیں، نیز اپنی درگاہوں پر حاضر ہونے والے زائرین کو حسبِ معرفتِ الٰہی اور کشفِ اسرارِ خداوندی نفع بھی پہنچاتے ہیں۔ امام ابنِ حجر رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنے فتاویٰ (الفتاویٰ الکبریٰ الفقھیۃ) میں فرمایا: مزارات پر ہونے والے غیر شرعی اُمور یا دیگر مفاسد مثلاً: عورتوں مردوں کے اختلاط کے سبب حاضریِ مزاراتِ اولیاء کو ہرگز نہیں چھوڑا جائے گا، کیونکہ نیکی کے کاموں کو اِس نوعیت کے غیر شرعی امور کے سبب اصلاً ترک نہیں کیا جاتا، بلکہ بندے کو چاہیے کہ نیکی کا کام جاری رکھے اور نت نئی خرابیوں کا سدِ باب کرے، بلکہ جس حد تک ممکن ہو، قلع قمع کرے۔

**(ردالمحتار مع درمختار، جلد 05، مطلب فی زیارۃ القبور، صفحہ 366، مطبوعہ دمشق)**

و اللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــــــہ**

**مفتی محمد قاسم عطاری**

12 جُمَادَی الاُوْلٰی 1445ھ/26 نومبر 2023

دارالافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net



نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے